وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ
لله الحمد والمنة که درین ایام فرخنده فرجام کتاب فیض انتساب قاطع اصول نجدیہ کامل الافادہ در
اثبات شفاعت با دلائل قاطعہ از قرآن مجید و سنت ساطعہ و آثار صحابہ و اقوال علمائے شرع عنے
فوز المؤمنین
بشفاعة الشافعین
حسب الارشاد مجمع الفضائل حامی دین متین جناب مولانا مولوی
باہتمام تمام الراجی الی رحمة الله الاکبر حاجی عیسیٰ بن محمد حاجی صدیق بن جعفر
در مطبع احمدی بحلیۂ طبع محلی گردید

وبہٖ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نستعین

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین شفیع المذنبین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ اہل سنت جماعت کے مذہب مین شفاعت پیغمبرون اور مقبولون کی گنہ گارون کے حق مین اگرچہ گناہ کبیرہ کیے ہون اور بے توبہ مر گئے ہون ثابت ہے کہ بعضے بے عذاب بسبب شفاعت کے بہشت مین جاوینگے اور بعضے باوجود ثابت ہوجانے اسباب کے کہ دوزخ کے مستحق ہین بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوینگے اور بعضے دوزخ مین جاکر بسبب شفاعت کے نکلکر بہشت مین جاوینگے بعضون کے بسبب شفاعت کے درجے بلند ہونگے اہل سنت کا مذہب ہے الشفاعۃ حق یعنے ہونے والی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق اور شفاعت شافعین کا انکار تو کیا توقف بھی اسمین کفر ہے مجالس الابرار جو وہابیہ کے نزدیک بڑی معتمد و سند ہے اسمین بھی لکھا ہے اور معتزلہ ایک قسم کی شفاعت کے انکاری ہے کہ مرتکب کبیرہ جو بے توبہ مرے اُسکی شفاعت نہوگی منکر شفاعت کے اور مردود جماعت کے ٹھہرے اہل سنت اور معتزلہ مین جو اس مسئلہ کی بحث ہوئی ہے معہ دلائل طرفین مجمل و مختصر بیان لکھے جاتی ہے کہ دیکھنے والون کو حال وہابیہ کی مخالفت کا کتاب و سنت اور مذہب اہل سنت و جماعت بلکہ تمام امت بلکہ ہر پیغمبر کی شریعت سے ظاہر ہوجاوے سنو امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین آیہ کریمہ لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منها شفاعۃ کے ذیل مین لکھا ہے اجماع کیا امت نے اسپر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے شفاعت آخرت مین ہے اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمانا عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ پر اختلاف ہے کہ شفاعت کسکے واسطے ہے معتزلہ کہتے ہین واسطے مستحقین ثواب کے اور تاثیر اُسکی زیادتی منافع کے ہے بقدر استحقاق پر اہل سنت کہتے ہین کہ تاثیر شفاعت کی دور کرنا عذاب کا ہے اُنسے کہ مستحق ہون عذاب کے یا بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوین یا دوزخ سے نکلکر بہشت مین داخل ہون اور اتفاق ہے

اوسپر کہ یہہ شفاعت واسطے کافر کے نہین ہے معتزلہ انکار شفاعت پر واسطے اہل کبایر کے دلیل لائے اس آیت کو
اور آیہ کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ۔ اور آیہ کریمہ لَا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ اور آیہ
کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ اور آیہ کریمہ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی فاسق اللہ کے نزدیک پسند
نہین ہی اور جب فرشتون نے اوسکی شفاعت نہ کی انبیا بھی نکرینگے اور آیہ کریمہ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ اور
آیہ کریمہ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ یَّصْلَوْنَھَا یَوْمَ الدِّیْنِ وَمَا ھُمْ عَنْھَا بِغَآئِبِیْنَ ۔ اور آیہ کریمہ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ
شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِہٖ اور آیہ کریمہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۔ اور آیہ کریمہ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا اللہ تعالی نے اصحاب کبایر کی شفاعت کا اذن نہین دیا کیونکہ
اگر اذن ہوا ہوتا تو یا عقل سے معلوم ہوتا یا نقل سے عقل کو کچھہ اسمین دخل نہین اور نقل یا آحاد ہے وہ ظنی ہے
یا متواتر ہیہ باطل ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو جمہور فقہا کو معلوم ہوتا اور اگر یون ہوتا تو اس شفاعت کا انکار نکرتے
پس جب ان لوگون نے اتفاق کیا انکار پر تو معلوم ہوا کہ یہہ اذن پایا گیا اور آیہ کریمہ فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِیْلَکَ اور دلیل لائے حدیثین انمین سے حدیث حوض ہی کہ آپ لوگون کو پکارینگے کہا جاویگا کہ انھون
تبدیل کیا تیرے بعد فرماوینگے سحقًا سحقًا جب پانی نہ دیا تو عذاب سے کیونکر بچا نا ہوسکے دوسری حدیث
کعب بن عجرہ کی اسمین ہی کہ سفیہ امیرونکے پاس جانے والا اور ظلم پر اونکے مدد کرنے والا اور جھوٹ پر تصدیق
کرنے والا مجھسے نہین ہی اور نہ مین اوس سے اور حوض پر نہ آویگا اور جو گوشت حرام سے پیدا ہوا ہو بہشت مین نجاویگا
تیسری حدیث ابوہریرہ رضہ سے آویگا ایک تم مین کا میرے پاس قیامت کے دن اوسکی گردن پر مال
ہوگا مجھسے مدد چاہیگا مین کہونگا کہ مالک نہین تیرے واسطے اللہ سے کسی چیز کا اور پہنچا چکا تھا تجکو چوتھی
حدیث فرمایا کہ رب کے بیچنے والے اور مزدور سے کام لیکر مزدوری نہ دینے والے اور غدر کرنیوالے کا مین دشمن
ہونگا قیامت کے دن جب دشمن ہوے تو شفیع کیونکر ہونگے اہل سنت کیطرف سے جواب یون ہو کہ آیہ کریمہ لَا
یُقْبَلُ مِنْھَا شَفَاعَۃٌ مین عام نفی ہے شفاعت کی اوسکی تخصیص واجب ہے کیونکہ دلیلین شفاعت ہونیکی
بھی ہین اور آیہ کریمہ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ سے مراد بعض ظالمین ہین یعنی کافر
اور آیہ کریمہ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کا مطلب عموم کا سلب ہے یعنے سب کا مددگار نہین نہ سلب کا عموم
یعنے مددگار نہونا سب کے واسطے ہے اور آیہ کریمہ لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی کا حال یہہ کہ صاحب
کبیرہ مرتضی ہے ایمان و توحید کے سبب اور آیت کی یہہ معنی نہین ہی کہ اللہ تعالی جسکی شفاعت پسند کرے
اوسی کی شفاعت کرین بلکہ جسکو اللہ نے پسند کیا اوسکی شفاعت کرینگے کہ اسمین اللہ تعالی کی پسند چیزون
کی طلب اور گناہون سے بچنے پر ترغیب تحریض ہی اور پہلی تقدیر پر یہہ فایدہ حاصل نہین ہوتا اور آیہ کریمہ

ان الفجار لفی جحیم مین مراد کفار ہین اور آیات کریمہ ما من شفیع الا من بعد اذنہ اور
من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن کو جو معتزلہ نے
دلیل لا کر کہا کہ اذن پایا نہین گیا سو یہہ بات ممنوع ہی اور دلیل اس منع پر ۔ نا ہین جو ہم دلیلین اس شفاعت
کے حاصل ہونے پر اور آیہ کریمہ فاغفر للذین تابوا کا حال یہہ کہ آیت کا خصوص نزول آیت کے عموم مین
حرج نہین کرتا اور حدیث جو معتزلہ دلیل لائے وہ دلالت کرتے ہین بعضونکے بعض مقام مین شفاعت
نکرنے پر نہ یہہ کہ سب مواطن قیامت مین شفاعت نہ کرنے کی اہل سنت دلیل لائے اپنے مذہب پر آیہ کریمہ
مقولہ عیسی علیہ السلام کا ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز
الحکیم اور مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور
رحیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ آیتین پڑہ مین ہاتہ اٹھائے اور فرمایا اللہم امتی امتی
اور روے اللہ تعالی نے فرمایا ای جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر کہہ ہم تجکو راضی کرینگے تیری
امت مین اور رنجیدہ نکرینگے اور آیہ کریمہ لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا جن
گنہگارون نے اللہ تعالی کے آگے عہد لیا انکا داخل ہونا اسمین واجب ہے اور صاحب کبیرہ نے اللہ تعالی
کے آگے توحید و اسلام کا عہد لیا اسکا داخل ہونا اسمین واجب ہوا اور آیہ کریمہ لا یشفعون الا لمن ارتضی
مومن مرتضی ہے اگرچہ صاحب کبیرہ ہو اور آیہ کریمہ فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین جب کافرونکو
خاص فرمایا تو معلوم ہوا کہ غیر کافر کو نفع کریگی اور آیہ کریمہ فاستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات
اللہ تعالی نے حکم فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا واسطے مومنین و مومنات کے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کی اونکے واسطے اور جب یہہ ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے اونکو بخشدیا اور
نہین تو لازم ہوا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کا واسطے رد کرنے دعا کے اور یہہ
نری تحقیر و ایذا ہے نہ اللہ تعالی کے لایق نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالی نے حکم
کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا واسطے کل گنہگارونکے تو آنحضرت کی دعا کو قبول فرمایا اور یہی واسطے
تمام نہین ہوا کہ اونکو بخشدیا اور شفاعت کے معنے نہین ہین مگر یہہ اور اللہ تعالی نے فرمایا اذا حییتم
بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا اللہ تعالی نے حکم فرمایا تحیہ کے روکا یا اس سے اچھے کا اور
ہمکو حکم فرمایا تحیہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اور یہہ تحیہ ہے جب ہمنے طلب کی اللہ سے رحمت واسطے آنحضرت کے تو واجب ہوا کہ آنحضرت طلب کرین
اللہ سے رحمت واسطے سب مسلمانونکے اور یہی معنے شفاعت کے ہین اور واجب ہوا کہ اللہ تعالی قبول کرے

شفاعت آنحضرت کی سب مسلمانونکے حقمین اور وہی مطلوب ہے اور آیہ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ الآیہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول جب استغفار کرینگے انکے واسطے
اللہ تعالی انکو بخشیگا یعنی گنہگارونکو اور ظالمونکو اور ثابت ہوا کہ شفاعت رسول کی اہل کبایر کے حقمین آخرت
مین مقبول ہے جیسی دنیامین اور آیہ کریمہ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور حدیثین بھی دلالت کرتی ہین
شفاعت کے ہونے پر واسطے اہل کبایر کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعتی لاہل الکبائر
من امتی اور فرمایا لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته وانی اختبأت دعوتی
شفاعة لامتی الی یوم القیمة فهی نائلة ان شاء اللہ تعالی من مات من امتی لا
یشرك باللہ شیئا صحیح مسلم مین یہ حدیث ہے اور وہ صریح ہے اسمین کہ جو آنحضرت کی امت سے مریگا
بے شرک کے سب کو آنحضرت کی شفاعت پہنچیگی اور اسطرح کے حدیثین اگرچہ آحاد مین مگر بہت ہین نہایت
کثرت سے اور قدر مشترک انکی مروی ہے بطریق تواتر کے پس حجت ہوگیا یہہ خلاصہ ہے تفسیر کبیر کا نہایت مختصر
اور آیہ کریمہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کے معنے لکھے کہ نہ شفاعت کریگا اسکے آگے کوئی مگر
اسکے امر سے اور یہہ بیان ہے کہ مشرکین زعم کرتے تھے اصنام کی شفاعت کا اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ یہہ
مطلب نپاوینگے اللہ تعالی کے آگے کسی کی شفاعت نہین مگر اونکی اللہ تعالی نے استثنا کیا اونکو اور
قفال سے نقل کیا کہ اللہ تعالی اذن دیگا غیر مطیع کی شفاعت کا اور اسبات کو دلیل اور قفال پر طعن کیا کہ
مذہب معتزلہ کی تقریر مین بڑا مبالغہ کیا تھا اور آیہ کریمہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ
جَحِیْمٍ الی آخرہ کی تفسیر مین لکھا کہ اصحاب کبایر کے وعید کو قطعی کہنے والون نے اس آیت سے دلیل
پکڑی اور کہا کہ ثابت ہوا کہ اونکے واسطے شفاعت نہین ہے اور جواب دیا کہ عموم کے لفظون کی دلالت
استغراق پر دلالت ظنی ضعیف ہے اور مسایل قطعی مین اسکا استدلال جایز نہین اور کئی طرحسے تقریر کرکر آخر
کو لکھا کہ اگر اونکا کہنا تسلیم کرین تو یہہ دلیل معارض ہے اون دلیلون سے کہ دلالت کرتے ہین عفو شفاعت
پر واسطے اہل کبایر کے اور ترجیح اسکو ہے کیونکہ اونکی دلیل عام اور ہماری دلیل خاص اور خاص مقدم
ہے عام پر اور لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا سے دلیل لائے نفی شفاعت پر واسطے عاصیونکے سو وہ
ویسا ہی ہے جیسا کہ لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا اور اسکا جواب سورہ بقرہ مین گذرا یہانتک خلاصہ ہے
تفسیر کبیر کا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے آیہ کریمہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ نہ ادا کریگا کوئی نفس اگرچہ بڑا شاکر
اور مقرب ہو اللہ کا کسی نفس سے اگرچہ اوسکا بیٹا ہو جو شکر نہ کیا اور کفر اختیار کیا اور نہ قبول کیجاویگی شفاعت

[illegible] کافر کے حق مین تھا اس آیت کی دلیل لاتے ہین نفی شفاعت پر اور کہتے ہین کہ قیامت کے دن
شفاعت نہوگی لیکن سمجھتے نہین کہ اس آیت مین نفی شفاعت کیواسطے کافر کے ہی بہت آیتین اور حدیثین
دلالت کرتی ہین شفاعت کے واقع ہونے پر پس اس آیت کی تخصیص ضرور ہی اہل سنت کافر کو خاص
کرنے مین اور بتواتر محدثون نے بیان کیا کہ سوائے کافر کے سب گنہگارونکے حق مین شفاعت کا حکم ہوگا
[illegible] متعلق شفاعت سے صرف کافر ہی اور مناسب مقام کے بھی یہی ہی کیونکہ یہہ کلام واسطے رد خیال
ان لوگونکے ہی جو سمجھتے تھے کہ ہم کافر بھی ہونگے ہمارے بزرگ آخرت کے عذاب سے بچالینگے حقیقت شفاعت
کی یہہ ہی کہ کامل کا کمال پھیل جاوے اور اپنے ناقص اتباع کو اپنے مین لے لیوے اور اسکا نقصان اوسکے
کمال مین پوشیدہ ہو جاوے مدار شفاعت کا دو چیز پر ہی پہلے نفس کامل کے کمال کا پھیل جانا کہ قیامت
کے دن [illegible] اللہ تعالی کی عنایت بے نہایت سے وعدہ کیا گیا ہی [illegible] احاطہ وہی کو شریعت مین اذن
[illegible] دوسرے ناقص کو [illegible] اہل کمال کے تابع ہونا یعنی ایمان اور صحت عقاید کے محال ہی
[illegible] وہ منافق کو شفاعت نہین ہی یہہ خلاصہ ہے نہایت مختصر تفسیر عزیزی کا اور ھُدًی
[illegible] لکھا ہی [illegible] فرقہ معذبین مین کہ بقدر رسوخ گناہ ہونگے عذاب ہوگا یہانتک کہ
انبیا علیہم السلام [illegible] کی شفاعت سے نجات پاوینگے یہہ بھی خلاصہ ہی تفسیر عزیزی کا اور آیۂ کریمہ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ کی تفسیر مین لکھا ہی جو سب
صحابہ اور تابعین نے صاف اوسے بیان کیا اور اہل سنت وجماعت نے اختیار کیا وہ ہی کہ گناہ کبیرہ
والا اہل بخشنے کے ہی اگرچہ بے توبہ کے مرے اور مثل سب مسلمانونکے ہی نماز جنازہ اور اوسکے لئے
استغفار [illegible] اور نیکیون سے مدد کرنے مین اور اوسکے حق مین پیغمبر کی شفاعت اور اللہ کی رحمت
[illegible] بڑا فضل کیا جاتا ہے کہ اللہ اپنی رحمت [illegible] سے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت سے بعض گناہ کبیرہ والونکو بخشدیگا اگرچہ بعضونکو عذاب بھی کرے اور جنکو عذاب ہوگا وہ
[illegible] مین [illegible] کہ یہہ بات خاص ہی واسطے کفر کے اور آیۂ کریمہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ کی تفسیر مین لکھا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا سب
اپنی امت سے مین شفاعت کرونگا اپنے اہلبیت کی پھر بنو ہاشم کی پھر اونکے جو اقرب ہین درجہ بدرجہ
قریش سے اور فضائل سورہ بقر مین لکھا ہے حدیث مشہور مین ہے کہ سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران
قیامت کے دن دو بادل یا دو سایبان سیاہ کی صورت مین آوینگے اور اون دونون کے بیچ مین
ایک خط چمکتا ہوگا یا مانند دو غول پرند جانورونکی صف باندھ کر آوینگے اور اپنے پڑھنے والے [illegible]

سے شفاعت مین مجادلہ واصرار کرینگے یہانتک کہ اوسکو بہشت مین لیجاوینگے اور آیۂ کریمہ وَعَہِدْنَا اِلٰی
اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ کے ذیل مین ابن مردویہ واصفہانی ودیلمی سے بروایت جابر
بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن کعبہ کو فرشتے دولہن کیطرح زیب وزینت سے
آراستہ کرکر حشرگاہ کو لیجاوینگے اثناء راہ مین میری قبر پر جب گذریگا اور زبان فصیح سے کہیگا السلام علیک
یا محمد صلعم مین جواب مین کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا سلوک کیا اور تو انسے
کیا سلوک کریگا کعبہ کہیگا کہ یا محمد جو تیری امت سے میری زیارت کو آیا اوسکو مین کفایت کرتا ہون اور اسکا شفیع
ہونگا اوسکے طرفسے اپنی خاطر کو فارغ رکھو اور جو میری زیارت کو نہین پہنچا اوسکو تم کفایت کرو اور اوسکے
شفیع ہو حضرت مولوی رفیع الدین صاحب نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن جب سب اوٹھینگے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی امت انکے ساتھ اور ہر پیغمبر کی امت اپنے پیغمبر کے ساتھ اکٹھے ہونگے اور سورج نزدیک
ہوجاویگا طرح طرح کے رنج وخوف ہونگے ناچار ہوکر حضرت آدم سے وسیلہ ڈھونڈھینگے کہ ہماری شفاعت
کرو حضرت آدم عذر کرینگے اور کہینگے نوح کے پاس جاؤ اسیطرح ہر پیغمبر ایک دوسرے کا حوالہ دیگا یہانتک
کہ سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آوینگے اور کہینگے یا حضرت محمد تم محبوب خدا کے
ہو اور حقتعالی نے دنیا مین تمکو مغفرت اول وآخر کی بشارت دی تھی اگر ایک کا سب خلایق پر غصہ وعتاب
ہے تم سے کچھ پرسش اور مواخذہ نہین ہی اور تم خاتم النبیین ہو اگر تمنے جواب دیا کسکے پاس جاوینگے تم البتہ
ہمارے واسطے شفاعت کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے سچ ہے مین ہی ہون آج اس کام
کے لئے اور میرا حق ہے آج شفاعت کرنا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جناب مین متوجہ ہونگے
اور سجدہ کرینگے اللہ تعالی فرماویگا ای محمد سر اٹھاؤ جو کہوگے مین سنونگا اور جو مانگوگے دونگا اور شفاعت
کروگے قبول کرونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اوٹھاوینگے اور عرض کرینگے کہ ای اللہ جبرئیل نے دنیا
مین تیری طرف سے مجھے عہد پہنچایا تھا کہ قیامت کے دن جسطرح تو راضی ہوگا خوش کرونگا سو مین
اس عہد کا وفا ہونا چاہتا ہون اللہ تعالی فرماویگا جبرئیل نے جو کہا ہی سچ کہا ہی مین البتہ تمکو راضی کرتا
ہون اور تمہاری شفاعت قبول کرتا ہون پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے بہشت کا
قفل کھولکر لوگون کو اسمین داخل کرینگے جب بہشت اپنی امت کے احوال دریافت کرنے پر اسوقت آپکی
امت سب بہشتیون سے چوتھائی حصہ ہولی جب معلوم ہوگا کہ ہزاروں امتی دوزخ مین ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اس جہت سے کہ رحمۃ للعالمین ہین محزون ہونگے اور اللہ تعالی سے عرض کرینگے
کہ الہی میری امت کو دوزخ سے خلاص فرما وہان سے حکم ہوگا جسکے دلمین جو برابر ایمان ہو دوزخ

سے نکالو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرکر اور پیغمبر بھی اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے حکم سے فرشتوں کو ساتھ لیکر دوزخ کے کنارے پر تشریف لاکر فرماوینگے کہ
اے یارو اپنے دوستوں اور عزیزوں کو یاد کرو اور جسے بتلاؤ کہ فرشتے آگ سے نکالین شہید ستر آدمی کی
و حافظ دس کی اور عالم اور اولیا موافق اپنے اپنے مرتبے کے صدہا ہزارہا آدمی کی شفاعت کرینگے
اور فرشتے ان لوگوں کو نشانی کے موافق آگ سے نکالینگے اس شفاعت مین سب سے پہلے گنہگاران اہلبیت
نجات پاوینگے اور ایسی ہی اور شفاعتون مین ہوگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرینگے حکم
ہوگا جسکو آدھے دانہ رائی کے برابر ایمان ہو وہ دوزخ سے نکالو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب
و اولیا اور علما کو فرماوینگے کہ اپنے اپنے پہچان توں کو اور دوستوں کو یاد کرو اور دوزخ سے باہر کرادو موافق
ارشاد کے عمل کرینگے اور ہزاروں آدمی دوزخ سے نکلینگے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرینگے حکم ہوگا
جسکو ذرہ بھر ایمان ہو دوزخ سے نکالو اسی دستور کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متوسلین آپکے
حکم سے بہت خالی [illegible] پیچھے رہ جاوینگے وہ کہ ان لوگونسے توسل نہ رکھتے تھے اور انکو انکے
احوال کی خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے واسطے بھی شفاعت کرینگے اللہ تعالی فرماویگا انکو
ہم آپ نجات دینگے بہشتی لوگ بہشت میں اپنے اہل وعیال کو کہ وہ بھی بخشے گئے ہونگے پوچھینگے فرشتے
انکو پہنچا کر اپنے اپنے مکان مین اپنے اعمال کے موافق ہین بہشتی کہینگے کہ ہمکو بغیر انکے کچھ لذت و راحت
نہین ہے ہمارے پاس پہنچا دو اللہ تعالی فرماویگا کہ انکی ذریت کو بھی انکے پاس پہنچا دو ہر شخص کے عیال
اسکے پاس جمع ہونگے اور انکے تفضل سے بڑی نعمتین ملینگی سوائے اپنے اعمال کے جزا کے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درجے استحقاق سے زاید ملینگے یہہ خلاصہ ہے قیامت نامہ کا
قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفا مین لکھا ہے اللہ تعالی نے فرمایا عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُودًا یعنے ضرور پہنچاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین اور بہت حدیثین اس باب مین کہ مراد مقام
محمود سے شفاعت ہے ذکر کرکر کہا کہ یہی مذہب ہے صحابہ اور تابعین اور عامہ ائمہ مسلمین کا اور صحیح حدیثون
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی تفسیر فرمایا ہے واجب ہے اوسکے سوا اور پر التفات نہ کیا
جاوے ابوموسی اشعری رض سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا گیا
مین آدھی امت کے بہشت مین جانے اور شفاعت مین سو مین نے اختیار کیا شفاعت کو کیا تم جانتے ہو
کہ وہ متقیون کے واسطے ہے لیکن وہ شفاعت گنہگارون خطاکارون کے واسطے ہے اور ابوہریرہ رض سے
روایت کیا کہ مینے کہا یا رسول اللہ شفاعت کے باب مین آپ پر کیا اترا ہے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہے اخلاص

سے دل اوسکا تصدیق کرے اوسکی زبان کے اون سب کے واسطے میری شفاعت ہے ام حبیبہ سے
روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھلایا گیا مجکو جو میری امت پر آویگا میرے بعد
اور اسکی خونریزی اور جو آیا اگلی امتون پر پس مینے سوال کیا اللہ تعالیٰ سے کہ قیامت کے دن ان شفاعت
مجکو دے پس اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور کہا قاضی نے حدیث صحیح مین بہت طرح منقول ہوا کہ سب پیغمبرون
کے واسطے ایک دعا ہے کہ وہ مانگتے ہین مینے اپنی دعا یعنی شفاعت رکھی امت کی قیامت کے دن اہل
علم نے کہا مراد یہہ ہے کہ سب پیغمبرونکے واسطے ایک دعا ہے کہ اعلام کر دیا کہ وہ مقبول ہے اور اسمین جو وہ چاہینگے
ویسا ہی کیا جاوے بخلاف اور مستجاب دعاؤنکے کہ بیشمار ہین ان دعاؤنکے وقت انکا حال خوف و رجا مین
ہوتا ہے اور خاص اس دعا کے قبول ہونیکی ضمانت دی گئی جو چاہین اسمین مانگین اجابت کے یقین مین بدون
[illegible] مین صحیح بخاری و صحیح مسلم مین روایت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس امت مین ایک قوم
ہو گی مکذب کرینگی شفاعت کی اور سعید بن منصور و بیہقی و ہناد سے روایت کیا انس رضی اللہ عنہ نے کہ جو مکذب
ہے شفاعت کی شفاعت اسکو نصیب نہو گی صحیح مسلم سے روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قول ابراہیم اور عیسیٰ کا پڑھا ہاتھ اٹھائے اور کہا امتی امتی اور روئے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل جا طرف محمد کے اور کہہ کہ ہم راضی کرینگے تجھکو بیچ امت تیری کے اور رنجیدہ
نکرینگے بزار اور طبرانی نے اوسط مین اور ابونعیم نے بسند حسن جیسا کہ منذری نے کہا روایت کی
علی ابن ابیطالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرونگا اپنی امت کے
واسطے یہانتک کہ پکاریگا میرا رب یا محمد تو راضی ہوا مین کہونگا [illegible] راضی ہوا [illegible] وابن
ماجہ و حاکم و ابن حبان و بیہقی نے و طبرانی نے عوف بن مالک سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے مختار کیا اسمین کہ آدھی امت میری [illegible] بہشت
مین ہو اسمین وہ تہائی میری امت کی بہشت مین جاوے بے حساب [illegible] کی شفاعت
مین مینے اختیار کیا شفاعت کو کہ وہ سب کے واسطے ہے امام احمد اور طبرانی اور [illegible] نے بسند جید
معاذ بن جبل و ابی موسیٰ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رب نے
مجکو مختار کیا اسمین کہ آدھی امت بہشت مین داخل ہو یا شفاعت مینے شفاعت [illegible] کی اختیار
کی اور جانا کہ شفاعت انکے واسطے بہت واسع ہے اور شفاعت اسکے واسطے ہے کہ [illegible] تا شرک نکرے
انس رضی اللہ عنہ سے بھی مثل اسکے روایت کیا امام احمد و طبرانی و بیہقی نے [illegible] ابن عمر سے روایت
کیا کہ مین اختیار دیا گیا شفاعت اور آدھی امت کی بہشت کو جانے مین مینے اختیار کیا شفاعت کو

کہ یہہ عام تر اور کافی تر ہے کیا تم جانتے ہو شفاعت کو واسطے متقیون کے لیکن وہ واسطے گنہگارونکے ہی
ابو داود و ترمذی و حاکم و بیہقی نے روایت کیا انسؓ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت
میری واسطے اہل کبایر کے ہی میری امت سی اس مضمون کے بہت سے حدیث اسباب مین روایت
ہین طول کے لحاظ سی اسیقدر پر کفایت کئے گئے طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنی امت سی شفاعت کرونگا اپنے اہلبیت کی پھر جو نزدیک مین درجہ
بدرجہ قریش و انصار سے پھر اہل یمن کی پھر باقی عرب کی پھر عجمیون کی اور پہلے شفاعت کرونگا فضل
والونکی طبرانی و بزار نے عبدالملک سے روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی
امت سے شفاعت کرونگا اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طایف کی اور اعمال موجبہ شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین لکھا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو اذان سنکر کہے اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القايمة ات محمدا الوسيلة
والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته واجب ہوئی اسکے واسطے شفاعت میری
قیامت کے دن اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے ہی اور طبرانی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان
سنکر فرماتے تھے اللهم رب هذه الدعوة والصلوة على محمد واعطه سواله يوم القيمة
اور فرمایا کہ جو مثل اسکے کہے جب اذان سنے اوسکو شفاعت محمدؐ کی واجب ہے قیامت کے دن اور
اور حدیث مین ہے اللهم صل على عبدك ورسولك واجعلنا في شفاعته يوم القيمة بزار نے
روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو میری قبر کی زیارت کریگا اوسکو میری شفاعت
واجب ہوئی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا جو میری زیارت کو آویگا اور اوسکو کچھ حاجت سوائے میری
زیارت کے نہو تو میرے اوپر حق ہی کہ اوسکا شفیع ہون دن قیامت کے صحیح مسلم مین ہی کہ فرمایا مدینہ کی
سختی و تکلیف پر کوئی ثابت رہیگا مگر مین اسکا شفیع و شہید ہونگا قیامت کے دن ترمذی و ابن
ماجہ و ابن حبان و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا جسکو استطاعت ہو کہ مدینہ مین مرے پس چاہیے کہ وہان
مرے کہ جو وہان مریگا مین اسکا شفیع ہونگا اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا کہ جو مکہ یا مدینہ مین مریگا
مستوجب ہوگا میری شفاعت کا اور ہوگا قیامت کے دن آمنین سے اور بیہقی مین ہی کہ جو کوئی
جمعہ کے دن یا رات مین بہت درود پڑھیگا مین اسکا شہید اور شافع ہونگا قیامت کے دن
اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا جو درود پڑھیگا مجھپر دس مرتبہ صبح کو دس مرتبہ شام کو اوسکو
میری شفاعت ملے گی قیامت کے دن اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شفاعت

کے باب شفاعت انبیا و ملائکہ و علما و شہدا و صالحین و موذنین و اولاد میں لکھا ہے ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شفاعت کرینگے قیامت کے دن انبیا پھر علما پھر شہدا ابو داؤد و ابن حبان نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید ستر آدمی کی شفاعت کریگا اپنے کنبے والوں سے اور امام احمد و طبرانی و ترمذی و ابن ماجہ نے بھی مثل اسکے روایت کیا دیلمی نے روایت کیا ابن عمر رض سے کہ عالم سے کہا جاویگا کہ تو شفاعت کر اپنے شاگردوں کی اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں ترمذی و حاکم و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم کی قوم سے زاید لوگ بہشت میں داخل ہونگے ابو یعلی و بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو شخص ایک جنگل میں چلے ایک عابد دوسرا فاسق فاسق کے پاس تھوڑا سا پانی عابد کو پیاس لگی فاسق سے مانگا اوسنے کہا کہ اگر میں تجھکو دوں تو میں پیاس سے مروں عابد گر پڑا فاسق کو رحم آیا پانی کا چھینٹا دیا اور اوسکو پلا دیا دونوں چلے اور جنگل کو طے کیا قیامت کے دن دونوں کا حساب ہوگا عابد کو حکم ہوگا بہشت کا فاسق کو دوزخ کا وہ عابد کو پکاریگا کہ میں اپنے اوپر تجھکو مقدم کیا جنگل میں اور مجھے دوزخ کا حکم ہوا میری شفاعت کر وہ فرشتوں کو کہیگا کہ ٹھہرو اور اگر اللہ سے کہیگا میرے واسطے بخشدے اللہ تعالی فرماویگا وہ تیرے واسطے ہے عابد اسکا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لیجاویگا اس مضمون کی حدیث بہت کتابوں سے روایت ہے ابن ابی عاصم اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ آیہ کریمہ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ کے بیان فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالی انکا اجر پورا کریگا بہشت میں داخل کر کے اور اپنے فضل سے زاید کریگا وہ شفاعت ہے اسکی کہ جسکو دوزخ واجب ہوگئی ان لوگوں نے کہ دنیا میں احسان کیا تھا بزار نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ حاجی چار سو آدمی کی شفاعت کریگا اپنے اہلبیت سے اسحاق بن راہویہ نے روایت کیا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس مسلمان کے تین بیٹے نابالغ مرینگے بہشت کے دروازے پر کھڑے ہو جاوینگے اونسے کہا جاویگا کہ بہشت میں داخل ہو وہ کہینگے ہم کیونکر داخل ہوں کہ ہمارے ماں باپ داخل نہیں ہوئے دوسرے یا تیسرے بار میں کہا جاویگا داخل ہو تم اور تمھارے ماں باپ ابو نعیم نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانوں کے لڑکے قیامت کے دن عرش کے نیچے ہونگے شفاعت کرنے والے اور شفاعت قبول کی گئی امام احمد اور حاکم اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ روزہ اور قرآن قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہیگا کہ میں نے اونسے

باز رکھا کھانے اور شہوت سے میری شفاعت اسکے حق مین قبول کر قرآن کہیگا مینے اوسکو رات
سونے سے باز رکھا ہے میری شفاعت اسکے حق مین قبول کر فرمایا کہ انکی شفاعت قبول کیجاویگی غرض شفاعت
کی تفصیل اس کتاب مین اور کتب دینیہ معتبرہ مین اس درجے کو ہی کہ اگر جمع کیجاوے تو ایک کتاب
مبسوط ہوجاوے اختصار کیواسطے اسیقدر پر کفایت کی اور اسی کتاب مین بیہقی سے نقل کیا کہ
آیۂ کریمہ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا شفاعت کو دفع نہین کرتے کیونکہ مراد ملک سے دفع کرنا
ہے قوت سے جیسے دنیا مین اپنے نفسون سے اور دوسرون سے بقوت دفع کرتے ہین قیامت کے
دن نہوگا اور شفاعت اسباب سے نہین ہی کیونکہ وہ تو شفاعت کرنے والے کی عاجزی ہی اوسکے
آگے لیجاتے ہین شفاعت جاتی ہی فقط عاجز اس باب کو ختم کرتا ہی اس حدیث پر کہ طبرانی نے روایت کیا
ابن مسعود سے کہ شفاعت آدمیون کی ہوتی رہیگی اور وہ دوزخ سے نکلتے رہینگے یہانتک کہ ابلیس کو
بڑھ جاوے امید اوسکی کہ اوسکو پہنچے شفاعت واہ کیا مقام عبرت وحیرت ہے کہ وسعت شفاعت
کا یہہ مرتبہ کہ ابلیس کو بھی امید ہوا اور اب فرقہ اولاد آدم سے ایسا پیدا ہوا کہ اعتقاد شفاعت کو کفر و
شرک اور امیدواران شفاعت انبیا و اولیا کو کافر و مشرک کہتا ہے دیکھو تقویۃ الایمان مین آیۂ کریمہ
قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ کے فایدہ مین لکھا ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت
کے کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے
اور اونکو اوسکے مقابلہ کی طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر نیاز کرنی
اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی انکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہہ معاملہ کرے گو کہ
اوسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے انتہی اس کلام مین
جو جو خرابیان اور تحریفات دینیہ ہین تفصیل اوسکی اور جگہہ لکھی گئی ہی یہان صرف تعرض
کیا جاتا ہی اس فقرہ سے کہ متعلق ہی مبحث سے وہ یہہ کہ سفارشی سمجھنے کو جو داخل کیا کفر و شرک مین
سو شریعت محمدیہ کی کیا تمام شرایع کے مخالف ہی خاص کر دلیل شفاعت تمام شرایع سے ثابت ہے
مشرکین کی گمراہی یہہ ہوئی کہ مرتبہ شفاعت کو مرتبہ الوہیت کا ٹھہرادیا کہ اللہ تعالی نے صالحین
مقربین کو الوہیت دی کہ وہ مستحق عبادت کے ہوگئے اللہ تعالی کی عبادت تقرب کا فایدہ نہین
دیتی کیونکہ اللہ تعالی بہت تعالی ہی بلکہ انہین آلہ کی عبادت ضرور ہی کہ اللہ تعالی سے نزدیک کرین پھر انکے نام کے
پتھر بنا کر قبلہ ٹھہرایا انکی طرف توجہ کا پھر انہین حجارہ کو اعتقاد کیا معبودات بالعیان یہہ خلاصہ ہی باب التوحید کا
حجۃ اللہ البالغہ کی کہ تصنیف ہے شاہ ولی اللہ صاحب کی اور یہہ انکا کفر و شرک تھا نہ نفس اعتقاد شفاعت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب

حجۃ البالغہ کے باب بیان حقیقت شرک مین لکھتے ہین کہ پچھلے ناخلفون نے مستعمل مشتبہ لفظون کو
غیر محمل پر حمل کردیا جیسے کہ محبوبیۃ و شفاعت کو کہ تمام شریعتون مین خواص بشر کے واسطے اللہ تعالی
نے ثابت کی تہی غیر محمل پر حمل کردیا فقط دیکھو کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر اور وہابی گمراہی اور مخالفت حکم
الہی مین بھائی بھائی ہین بڑے بھائیون نے شفیع کو الہ بنایا چھوٹے بھائیون نے شفاعت کو
شرک ٹھہرایا اور جتنے اہل بدعت و ہوا ہین چونکہ مدار انکے دین و مذہب کا ہوائے نفس پر ہوتا ہے کسی
بات پر کسی مقام مین اونکو ثبات نہین ہوتا اس کتاب کا بھی یہی حال ہے اس مقام مین سفارشی سمجھنے کو
کفر و شرک ٹھہرایا ایسی ہے آیۃ کریمہ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ
الا لیقربونا الی اللہ زلفی کے فائدہ مین لکھا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسیکو اپنا
حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر اسکے سبب سے خدا کی نزدیکی ہوتی ہے سو وہ مشرک ہے اور جھوٹا اور
اللہ کا ناشکر انتہی اور ایسے اور آیہ کریمہ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون
ھؤلاء شفعاءنا عند اللہ کے فائدے مین لکھا ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو سفارشی ہی
سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے انتہی یہان مدار شرک کا عبادت پر لکھا گیا نہ صرف سفارشی و دلی
سمجھنے پر برخلاف ان دونون مقامونکے اور آیہ کریمہ قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا
یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض کے فائدے مین اور ہی راہ چلے کہ متداول
وہابیہ کی زبانونپر یہی طریق ہے اُسکا حال بتفصیل لکھا جاتا ہے تقویۃ الایمان مین شفاعت کو تین قسم بنایا
ایک شفاعت بالوجاہت کہ اصل شرک ہے اور حقیقت اوسکی ٹھہرائی کہ شفیع سے دبکر مان لے فقط
اور یہہ اختراع مخالف ہے عقل و نقل کے اور سب جانیو واسی آیۂ کریمہ مین دیکھلو کہ نفی ظاہر کے قسم
ہی نفی نفع شفاعت کی اور ترجمہ و فائدہ لکھے ہوئے اسی تقویۃ الایمان سے اسی مقام مین ظاہر کہ
بازو ہونا اور دب کر مان لینا اور چیز ہے شفاعت اور چیز مسئلہ نہ بدلا کہ حقیقت بدل گئی شفاعت
بالوجاہت ثابت اور جو اوسکی معنی بنائے نرے دہوکا بازی دباؤ کو نہ شفاعت مین دخل نہ وجاہت
مین جیسی شفاعت خاص بندون کی اللہ تعالی نے ثابت کی ہین وجاہت بھی ثابت ہے کان عند اللہ
وجیھا فی الدنیا والاخرہ دوسری قسم شفاعت بالمحبۃ وہ بھی شرک اور حقیقت اوسکی ٹھہرائی
لاچار ہوکر تقصیر معاف کردے فقط اسکا بھی وہی حال ہے محبوبیۃ اللہ کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہے فاتبعونی یحببکم اللہ لاچاری و رنج کو اسمین دخل نہین
تیسری قسم شفاعت بالاذن اسکو لکھا کہ ہو سکتی ہے اور اسکے بیان مین وہ خبط اور خرابیان کین کہ ہو

مسلمانی سے بہت دور ہین ماحصل اُسکا بھی انکار شفاعت ٹھہرتا ہی کیونکہ بعد انکار دو صورتونکے ایک
صورت کو جو ممکن ٹھہرایا وہ صورت شفاعت نہین ہی نہ شرعًا نہ عقلًا نہ عرفًا عبارت اوسکی یہہ ہی تیسری
صورت یہہ ہی کہ چور پر چوری تو ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین اور چوری کو اوسنے کچھ اپنا پیشہ نہین ٹھہرایا
مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہی اور بادشاہ کے آئین کو سر اور
آنکھون پر رکھکر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہی اور لایق سزا کے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ
نہین ڈھونڈتا اور اسکے مقابلہ مین کسی کی حمایت نہین جتاتا اور رات دن اوسیکا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے
میرے حق مین کیا حکم فرماوے سو اسکا یہہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل مین اوسپر ترس آتا ہی مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کر بے سبب درگذر نہین کرسکتا کہ کہین لوگونکے دلمین اس آئین کی قدر گھٹ نہ
جاوے سو کوئی امیر وزیر اوسکی مرضی پاکر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہی اور بادشاہ اس امیر کی
عزت بڑہانے کو ظاہر مین سفارش کا نام کر کر اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہی سو اس امیر نے اس
چور کی سفارش اسواسطے نہین کی کہ اسکا قرابتی ہی یا آشنا یا اوسکی حمایت اوسنے اٹھائی ہے
بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھکر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورونکا تھانگی جو چور کا حمایتی بنکر
اوسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین یعنے یہہ سفارش خود مالک کی
پروانگی سے ہوئی ہیگی سو اللہ کی جناب مین اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی و ولی کی شفاعت
کا قرآن و حدیث مین مذکور ہی سو اوسکی یہی معنی ہین یہہ عبارت ہے تقویۃ الایمان کی اور چند سطر کے بعد
لکھا ہے وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے سب مشکلین اپنے ہی فضل سے کھولدیگا اور سب گناہ اپنی رحمت
سے بخشدیگا اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اسکا شفیع بنا دے گا تمام ہوئی عبارت تقویۃ الایمان کی
دیکھو کہ اللہ تعالی سے قادر غنی قاہر متکبر ذوالجلال والاکرام جامع جمیع صفات کمال اور اوسکو
کہ منزہ اور متعالی ہی ہر طرح کے احتیاج اور نقصان اور شبہ اور مثال سے اوسکے ایک بندہ کا جیسا ٹھہرایا اور رمز
الوہیت اور عموم قدرت اور بے نیازی کا کچھ خیال نکیا صاف الحمد یا کہ اللہ کی جناب مین اس قسم کی شفاعت
ہو سکتی ہی اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہے سو اوسکی یہی معنی ہین فقط اب
تفصیل اس کلام کے خرابیون کی سنا چاہیے مولوی اسمٰعیل نے کہا کہ مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا
سو اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہے اہل سنت کے مذہب مین گناہ کبیرہ کے عفو و شفاعت کو توبہ ضرور
نہین ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکے بے توبہ کی بھی مغفرت اور شفاعت ہو گی جیسا اوپر بیان ہو گیا مولوی اسمٰعیل
نے یہہ بات معتزلہ کے مذہب سے لی ہی شاہ عبد العزیز صاحب ھدًی للمتقین کی تفسیر مین لکھتے ہین

دوسری عبارت تقویۃ الایمان در انکار شفاعت

تیسری عبارت تقویۃ الایمان

کہ عفو کے دو طریق ہین اول یہہ کہ اونکے اعتقاد صحیح کے قوی ہونیسے اور برائیون کی تاثیر کرنیسے اونکے دلمین یا
اونکو بے توبہ اور بے شفاعت اور بے عذاب بخشدین دوسری وہ کہ ہر عمل کے مقابلہ مین توبہ کرتے ہین یا
اونکے سیئات کو اللہ تعالے حسنات سے بدل دیگا مولوی اسمٰعیل کا مذہب دیکھو کہ جو گنہگار ہمیشہ کا گنہگار نہین
اور گنہ کو اوسنے پیشہ نہین ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا سو اوسپر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا
اور اللہ کے آگے آمین کو سر اور آنکھو نیچے رکھتا اپنے تئین تقصیر وار سمجھتا ہے اور لائق سزا کے اور اللہ کو اوسپر
ترس بھی آتا ہے مولوی اسمٰعیل کے نزدیک اللہ تعالی ایسے گنہگار سے بھی بے سبب درگذر نہین کرسکتا
معاذ اللہ یہہ کیا جہالت ہے اللہ کی شان سے اور کیسا انکار صریح ہے قرآن وحدیث کا اللہ تعالی کی شان
ہے یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا
تفسیر عزیزی مین لکھا ہے قرآن مجید مملو ومشحون است ازین صفات کہ کَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور رحیما
وکریما واگر در احادیث نظر کنیم بالاتر از حد تواتر این مضمون را خواہیم یافت یہہ سب کلام ہے گناہ کبیرہ
بے توبہ مین مولوی اسمٰعیل کی جرأت دیکھو کہ ایسے غفور الرحیم کو یہہ سمجھے کہ ایک گنہگار شرمندہ ڈرنے والے
سے درگذر نہین کرسکتا کیا ایمان ہے کہ اللہ تعالے کو سمجھنا کہ نہین کرسکتا یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید
وھو علی کل شیء قدیر اور سیکڑون آیتونکا انکار اور وہ جو لکھا کہ بے سبب درگذر نہین کرسکتا
یہہ بھی معتزلہ کی کفش برداری ہے اہلسنت کے مذہب مین اللہ تعالی کے افعال کے واسطے سبب وعلت
غرض وغایت ٹھہرانا جائز نہین ہے کہ نہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہ اللہ تعالے سے کوئی فعل قبیح معتزلہ
اسمین مخالف ہین اور اللہ تعالی کے افعال کی تعلیل واجب جانتے ہین سب عقاید کی کتابون مین یہہ
قصہ مذکور ہے شرح مواقف کے پانچوین موقف کی چھٹے مرصد سے آٹھوین مقصد مین یہہ سب
بتفصیل لکھا ہے چاہیے تامل ہو کہ اہلسنت کے مذہب مین کفر کا بخشا جانا بھی عقلا جائز ہے معتزلہ ممتنع
عقلی کہتے ہین اہل سنت نے اونکی مذہب کو رد کیا ہے شرح عقاید نسفی و خیالی مین بھی مذکور ہے وہابیہ
پر یہہ آفت پڑگئی کہ صاف لکھدیا کہ گنہگار شرمندہ ڈرنے والے سے بھی بے سبب درگذر نہین کرسکتا دیکھو
کیسی مخالفت صریح ہے مذہب اہلسنت سے اور بے ادبی اور گستاخی ہے اللہ تعالی سے اور عموم قدرت
اور کمال بے نیازی کا انکار لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون وغیرہا اکثر آیات کے خلاف ہے
اور یہہ جو شبہہ آیا کہ اپنے تئین کا خیال کرکر فقط سو یہہ بات بھی معتزلہ سے سیکھی کہ شرح عقاید نسفی اور
شرح مقاصد وغیرہ کتابون مین اونکے طرف سے دلیل نقل کی ہے کہ آیات واحادیث گنہگارون کے
وعید مین ثابت ہین اگر عفو ثابت ہو عذاب نہ دیوے تو وعید مین خلف لازم ہو اور اللہ کی بات بدلجاے

وغیرہ مین جھوٹ لازم ہو اہل سنت نے وہین جواب بھی لکھا ہی کہ عفو کے نص بھی بہت ہین اگر وعید
کی آیتین عام ہون تو عفو کی آیتون سے خاص ہو گئین یعنے گنہگارونکو عذاب ہوگا سوا اونکے کہ اونسے
درگذر کیا جاویگا مولوی اسمعیل نے اتنی بات معتزلہ سے بھی لیکر اونسے بھی پیشقدمی کی کہ توبہ والے
کے عفو سے معتزلہ بھی منکر تھے کیا تماشا ہی کہ آیۂ کریمہ ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک کے بیان مین آپ لکھا
کہ باقی گناہ اللہ کی مرضی پر ہین چاہے معاف کرے چاہے سزا دے فقط وہی اللہ یہان ایسا ہو گیا
کے بے سبب ارادہ نہین کر سکتا اللہ تعالی کو محتاج سبب کا اور بندونکا ٹھہرانا کیا دینداری ہی اور درگذر
نکر سکنے کی وجہ سب سے بڑی کرتے کہ کہین لوگون کے دلمین اس آئین کی قدر نہ گھٹ جاوے واہ کیا عقل
و دین ہے اللہ تعالی کی شان مین کیا کیا برا بیان لگایا ہی ایک تو اللہ تعالی کا ڈرنا دوسری جبکہ اس آئین مین
سزا بھی ہی عفو بھی ہی اور صاف لکھا ہی کہ جسے ہم چاہینگے بخشدینگے پھر درگذر کرنے سے لوگون کے دلمین
آئین کی قدر کیون گھٹنے لگی تہی بغیر بھول جانے کے اور کوئی توجیہ تردد و تشویش کی اللہ تعالے
کے منتی نہین تیسری آئین کا بنانے والا جاہل ٹھہرتا ہے آئین مقرر کرنیکے وقت اوسکو خبر نتھی کہ ایکدن
تجہے ضرورت پڑیگی اور تجہے ترس آویگا اور مین چاہونگا ایک اپنے بندہ شرمندہ ڈرنے والے
اور میرے طرف رجوع لانے والے سے درگذر نا اور درگذر نکر سکونگا اس خوف سے کہ آئین کی قدرت
گھٹ نجاوے کیونکہ اگر اوسکو یہہ خبر ہوتی تو ایسی آئین کیون بناتا کہ آخر کو پشیمانی اور عاجزی اس آئین
کے سبب سے اوسے حاصل ہوئی اور لاچار محتاج ہو گیا دوسرون کا چوتہی یہہ کہ وہ آئین اوسکے
نزدیک برے ٹھہرے کہ اوسکے دل کی خواہش نہین کرنے دیتے اور اگر آئین اچھے ہوتو اوسکی
خواہش بری ہوگی پانچوین یہہ کہ باوجود دریافت کر لینے آئین کے برائی کے بھی ڈرنے اوسکی
قدرت گھٹ نجانیکا یہہ بات بھی اچھی نہین ہے کہ برائی اوسکی اگر پہلے معلوم نتھی اور اب معلوم ہو گئی تو
صاف سچ کہدینا چاہئے کہ یہہ آئین برے تھے اب ہم اس آئین کے خلاف کرنے کو اچھا جانتے ہین
حق بات کا چھپانا تو بندون کے نسبت بھی برا ہے ان اللّٰہ لا یستحی من الحق اوسکی شان ہی
چھٹی یہہ کہ جب آئین اوسکے بنائی ہوئی ہے اور وہ مالک آئین کا ہر وقت اوسکو اختیار آئین کے
نسخ اور تغیر و تبدیل کا حاصل پھر اوسے باوجود ترس آنے کے کیا ہو گیا کہ بے سبب کچھ نہین کر سکتا
اور محتاج ہو گیا دوسرے کا ظاہرا یہود کے مذہب پر یہہ بات بن سکتی ہی کہ منکر ہین نسخ کے پھر مولوی
اسمعیل نے کہا سو کوئی امیر وزیر اوسکی مرضی پاکر اوس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے فقط
دیکھو اس کلام مین کیا کیا قباحتین بھری ہین ایک تو یہہ کہ بادشاہ پر کیسا احسان امیر وزیر کا

ثابت ہواکیونکہ اگر وہ شفاعت نکرین تو تو بادشاہ بیچارہ کی دلکی خواہش دل ہی مین رہجائے اور کوئی سبیل
ورگذر کر سکی کی تھی ہی نہین عجب طرحکی کشاکش کا پیچ ادہر آئین کا خیال ادہر اپنے دلکی خواہش کا کہ خلاف
آئین ہے ہی دوسری یہہ کہ جب امیر وزیر نے اسکی مرضی پائی تو انکے نزدیک تو آئین کی قدر یقیناً گھٹ گئی کیونکہ
انکو معلوم ہوگیا کہ مرضی بادشاہ کی خلاف آئین کے ہے تیسری یہہ کہ تقصیر وار کو بھی اگر معلوم ہوگیا کہ امیر وزیر
نے بادشاہ کی مرضی اگرچہ سفارش کی تو اسکے نزدیک بھی اور بھی جسکو یہہ بات معلوم ہوگئی سب کے نزدیک
آئین کی قدر گھٹ گئی اور بادشاہ نے جو حیلے کا پردہ بنایا تھا کچھہ کام نہ آیا اور اگر انکو یہہ معلوم نہین تو انکے
نزدیک امیر وزیر بادشاہ سے بڑے ٹھہرے جو بات کہ بادشاہ اپنے دلکی خواہش سے اپنے آئین کا خیال کر کر
نکر سکتا تہا امیر وزیر کے کہنے سے لاچار ہوکر کرنا پڑی یہہ امیر وزیر بڑے زبردست ہین اور پہلے جو وہ
بادشاہ کا منہ دیکھہ رہا تہا اور امیر وزیر کی طرف رجوع نہین کرتا تھا اس بات سے سخت نادم و پشیمان ہوگا
کہ وہ کچھہ کام نہ آیا امیر وزیر ہی کے کہنے سے بچا چوتھی آئین کی قدر تو اب بھی تقصیر وار کے نزدیک گھٹ
گئی پہلی صورت مین بادشاہ کے آپ خلاف آئین کرنے سے اب امیر وزیر کے باعث سے بلکہ یہہ اس سے بھی بری
ہوئی پھر مولوی اسمعیل نے لکھا بادشاہ اس امیر کی عزت بڑہانے کو ظاہر مین اوسکی سفارش کا نام کر کر
اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہی فقط اسکو دہوکہ بازی کہتے مین دنیا کے بادشاہون سے جو نرے دنیا
پرست اور نرے فریبی ہوتے مین وہ ایسی باتین کرتے ہین اور جنکو کچھہ بھی اپنے مرتبے کا اور صاف گوئی وحق
کوشی و خوش معاملگی کا خیال ہوتا ہی وہ بھی گوارا نہین کرتے ایسی واہی لایعنی مثال لانا اور کہنا کہ اللہ
کی جناب مین اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہی اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث مین مذکور ہی سو
اسکی یہی معنی ہی فقط دیکھو کیا گستاخی ہے اللہ تعالیٰ کی شان مین اور کیا کیا قباحتین ہین اس بیان مین
لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر مولوی اسمعیل نے کہا کہ اس امیر نے اس چور کی سفارش اسواسطے نہین کی کہ
وہ قرابتی ہے یا آشنا ہی کیا تماشا ہے کہ جو بات سفارش و شفاعت سے کچھہ علاقہ نہین رکھتی اسکو
تو سفارش نام رکھا اور جو کہ شفاعت اور سفارش ہی دنیا مین جاری ہی دین مین قرآن وحدیث سے ثابت اسکا انکار
زمانے مین یہی رسم ہی کہ سفارش کی یہی تقریبین ہوتی ہین قرابت یا آشنائی یا استدعا اور دین مین یہہ
تینون باتین ثابت اللہ تعالیٰ فرماتا ہی الحقنا بھم ذریتھم حدیث مین ہی اہل القرآن یشفعون
لعشرۃ من اہلبیھم کلھم قد استوجب النار اسطرح کی حدیثین بکثرت اوپر مذکور ہین پھر
مولوی اسمعیل نے کہا کہ وہ بڑا غفور الرحیم ہی فقط سب مسلمانونکے نزدیک تو ایسا ہی کہ مولوی اسمعیل کو
یہہ کلمہ کہنا زیب نہین دیتا اور نہ انکے اگلے کلام سے مربوط ہوتا ہی کیونکہ جو ایک گنہگار شرمندہ

ڈرنے والے سے بے سبب گذر نکر سکے وہ کیا بڑا غفور الرحیم ہے پھر لکھتے ہین کہ سب گناہ اپنی رحمت
سے بخشدیگا انتہی تفسیر عزیزی مین صاف لکھا ہے کہ اپنی رحمت بے نہایت سے یا پیغمبر کی شفاعت سے بعض گناہ
کبیرہ والون کو بخشدیگا اور یہہ مضمون صاف وصریح حدیث شریف مین موجود شفا قاضی عیاض وغیرہ
مین مروی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب پیغمبر اپنے اپنے
منبرون پر بیٹھینگے مین نہ بیٹھونگا اللہ تعالی کے آگے کھڑا ہونگا اللہ تعالی فرماویگا کیا چاہتے ہو تم کہ مین
کرون تمھاری امت سے مین کہونگا کہ حساب انکا جلد فرماوے پس بلا کر حساب کئے جاوینگے پس بعضے انمین کے
داخل ہونگے جنت مین اللہ تعالی کی رحمت سے اور بعضے انکے داخل ہونگے جنت مین میری شفاعت سے
اور مین شفاعت کرونگا یہانتک کہ دیا جاویگا چٹھی اون لوگونکے واسطے کہ اللہ تعالی حکم کر چکا انکو دوزخ
کا یہانتک کہ داروغہ دوزخ کا کہیگا یا محمد نہ چھوڑی تمنے اپنے رب کے غضب کے واسطے اپنی امت مین کچھ نچھوڑ
تمام ہوا خلاصہ حدیث کا اور وہابیہ کی جرأت دیکھو کہ صاف خلاف اسکے مین خدا ورسول کا اور دعوی دینداریکا
کرتے ہین صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہا تمام کتب حدیث مین لکھا ہی کہ جب پیغمبرون وفرشتون اور مومنون
کی شفاعت ہوچکیگی نہ باقی رہیگا مگر ارحم الراحمین پس ایک مٹھی بھریگا دوزخ سے پس نکلینگے دوزخ سے
وہ لوگ کہ جنھون نے کبھو اچھا عمل نکیا تھا اور ہو لیے ہونگے جلکر کوئلے سو ڈالیگا انکو نہر الحیوۃ مین پس
نکلینگے جیسے موتی اہل جنت کہینگے یہہ لوگ آزاد کئے ہین داخل کیا انکو بہشت مین بغیر کسی عمل
کے کہ کیا ہو اور بے کسی چیز کے کہ آگے کر چکے ہون مولوی اسمٰعیل نے لکھا کہ جسکو چاہیگا اپنے حکم سے
شفیع بناویگا فقط یہہ بات صاف خلاف ہی کلام اللہ کے اللہ تعالی فرماتا ہے عسی ان یبعثک
ربک مقاما محمودا بیشک پہنچادیگا تجھکو تیرا رب مقام محمود یعنے شفاعت کو ولسوف یعطیک
ربک فترضی عطا کریگا تجھکو تیرا رب یہانتک کہ تو راضی ہو اور مولوی اسمٰعیل کے کلام مین انکار صریح
ہی مشہور حدیثونکا کہ تفصیل وتخصیص شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء وملائکہ وآل
واصحاب و اولیا و اولاد و استاد و کعبہ و قرآن و اعمال موجبہ شفاعت کے بابون مین وارد ہین کہ
کچھہ اونمین سے اوپر لکھے گئے ایسے ہی وہ جو شفاعت مین قید لگاتے کہ اذن اوسیکا منہہ دیکھ رہا ہی اسمین
بھی رد وانکار ہی صریح احادیث صحیحہ کا کہ صحیح بخاری وغیرہ تمام کتب حدیث مین موجود کہ قیامت کے
دن لوگ حیران وپریشان ہوکر فکر کرینگے شفیع کی اور حضرت آدم کے پاس جاوینگے پھر درجہ بدرجہ حضرت
ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض معروض کرینگے آپ فرماوینگے مین ہی ہون اس کام کے واسطے جب
شفاعت ہوگی مولوی اسمٰعیل کے مذہب پر تمام اولین اور آخرین کے واسطے شفاعت ہو نہین سکتی فاین الشفاعت

کے بیان مین جو مولوی اسمٰعیل نے لکھا اُنکے روبرو اُسکا رد ہوا مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی
جزاہ اللہ خیرا نے تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی کمال شرح و بسط سے لکھا اور مولوی اسمٰعیل کی تکفیر
ثابت کی اور علماء دیندار کی اوسپر مہرین ہوئین اور کچھ جواب اوسکا نہو سکا جسکا جی چاہے تفصیل وہان
دیکھ لے یہان اسی قدر ثابت کرنا مقصود تھا کہ مولوی اسمٰعیل کا بیان کتاب و سنت اور مذہب اہلسنت و
جماعت کے خلاف ہی سو یہہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی مگر ان دنون ایک کتاب تنبیہ الغافلین نام کی دین کی اون
کی نظر سے گذری اسمین بھی اُسکا مذکور تھا اُسکی غلطی کا ظاہر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوا تنبیہ الغافلین کے
لکھنے والے لکھتے ہین کہ
فصل ان دنون عوام مین بلکہ بعضے خواص مین شفاعت کا بڑا جھگڑا پڑا ہو نا واقف لوگ کہتے
ہین کہ ہمارے گروہ کے لوگ شفاعت سے منکر ہین یہہ نہین سوچتے کہ ہم تو ہرگز اُس شفاعت سے جسکا بیان اللہ تعالی
نے قرآن مجید مین اور رسول مقبول نے احادیث مین فرمایا ہے اور علماء نے تفسیر کی کتابون مین لکھا ہے منکر نہین
انتہی یہہ عبارت تنبیہ الغافلین کی جاننا چاہیے کہ یہہ لوگ اسمٰعیلیہ وہابیہ نجدیہ منکر ہین اُس شفاعت کے کہ اہل
سنت و جماعت کا مذہب ہے اور قرآن و حدیث و تفسیر سے ثابت ہی جیسا اور ظاہر ہو گیا پھر سن لو اللہ تعالی فرماتا ہے
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے بیشک بھیجیگا تجھکو تیرا رب مقام محمود یعنے شفاعت اور
ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے عطا کریگا تجھکو تیرا رب یہانتک کہ تو راضی ہو تفسیر عزیزی مین لکھا
ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یارون سے فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہوونگا جب
تک کہ ایک ایک کو اپنی امت سے بہشت مین داخل نکر لون اور اُسی جگہہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
وسیلہ کے مرتبہ کو پہنچینگے کہ نہایت بڑا مرتبہ ہے کسی مخلوق کو میسر نہین ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت کے
دن اللہ سے بمنزلہ وزیر کے ہونگے بادشاہ کے صحیح مسلم مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے ہاتھ
پڑ کر روئے اور فرمایا اللہم امتی امتی اللہ تعالی نے جبرئیل کو بھیجا اور پوچھا سبب رونیکا جبرئیل نے آکر دریافت کیا
اور پھر جا کر عرض کیا اللہ تعالی نے فرمایا یا جبرائیل اذہب الی محمد فقل لہ انا سنرضیک فی
امتک ولا نسوئک اس بیان سے منکر ہونا اُس شفاعت سے کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین اور رسول مقبول
نے احادیث مین فرمایا ہے اور علماء تفسیر کی کتابون مین لکھا ہی ثابت ہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا وہ شفاعت بالاذن
ہے کسی کے اپنے اختیار مین نہین سو کئی دلیلین لوگون کے پوچھنے کو اس مقدمے مین لکھی گئین فقط اور آیہ کریمہ
من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور آیہ کریمہ ما من شفیع الا من بعد اذنہ اور
لا یشفعون الا لمن ارتضی وہم من خشیتہ مشفقون اور ولا تنفع الشفاعۃ عندہ
الا لمن اذن لہ ذکر کین حاصل اوسکا یہہ ہے کہ ان آیتونکو بھی معتزلہ دلیل لائے اپنی غلط فہمی سے انکار شفاعت

پر تفسیر کبیر مین ہے اور نقل کر دیا ہی اصل و ماخذ مولوی اسمٰعیل کا خوارج و معتزلہ وغیرہما بدمذہب ہین مگر
ہر بات مین تھوڑا سا خبط بھی اعتزال و خروج کے ساتھ ملا لیتے ہین اذن کے یہہ معنی نہین جو مولوی
اسمٰعیل نے بنائے بلکہ وہ ہین کہ مفسرین نے بتصریح لکھے ہین تفسیر عزیزی سے جو مینے اوپر نقل کیا کاش اسکو
دیکھین اور سمجھین دیکھو کیا تماشا ہی کہ یہہ لوگ عبارت نقل کرتے ہین اور مطلب نہین سمجھتے تنبیہ الغافلین مین
تفسیر خازن کی عبارت نقل کی حالانکہ اُس عبارت سے انکا دعوی رد ہوتا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
حرکت قصدا واسطے گمراہ کرنیکے ہی کہ اس عبارت کا ترجمہ نہین لکھا برخلاف اور عبارات کے گئے وہ یہہ ہی فرمایا اللہ
تعالی نے من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه أي بامره وهذا استفهام انكار والمعنى
لا يشفع عنده احد الا بامره وارادته وذلك ان المشركين زعموا ان الاصنام تشفع لهم
فاخبر انه لا شفاعة لاحد عنده الا ما استثناه بقوله الا باذنه يريد بذلك شفاعة النبي
وشفاعة الانبياء والملئكة وشفاعة المؤمنين بعضهم لبعض یعنے کون ہی کہ شفاعت
کرے اسکے آگے مگر اسکے اذن سے یعنی امر سے اور یہہ پوچھنا انکار کا ہی اور معنی یہہ کہ نہ شفاعت کریگا اوسکے
آگے مگر اسکے امر و ارادہ سے اور یہہ بات اسطرح ہی کہ مشرک گمان کرلیتے تہے کہ انکے بت شفاعت کرینگے پس اللہ تعالی نے
خبر دی کہ اسکے آگے کسیکی شفاعت نہین ہوگی مگر انکی کہ اللہ تعالے نے انکو نکال لیا اپنے قول الا باذنہ سے مراد
اللہ تعالی کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیا و ملائکہ و مومنین کی شفاعت ہوگی یعنے بتون کی
نہوگی جیسا مشرکین کو گمان ہی دیکھو اس عبارت تفسیر مین بھی اذن کے معنے وہی ہین جو اہل سنت کا
مذہب ہے نہ بنائی ہوئی مولوی اسمٰعیل کی پھر نقل کی عبارت تفسیر کبیر کی لا يملك احد في يوم القيمة
شيئا فلا يقدر احد على الشفاعة الا باذن الله تعالى فيكون الشفيع في الحقيقة هو
الذي ياذن في تلك الشفاعة فكان الاشتغال بعبادته اولى من الاشتغال بعبادة
غيره اور یہہ عبارت تفسیر خازن کی قال الله تعالى قل لله الشفاعة جميعا اى لا يشفع
احد الا باذنه فكان الاشتغال بعبادته اولى لانه هو الشفيع في الحقيقة وهو
ياذن في الشفاعة لمن يشاء من عباده پھر دونون عبارتین بھی دلالت کرتی ہین اہل سنت
کے مذہب پر اذن کے معنی ہین یعنے بتون کی شفاعت نہوگی جیسا کہ بت پرست جانتے ہین پھر لکھا شفاعت
عظمی کی حدیث مین آیا ہی فرمایا علیہ السلام نے فاستاذن على ربي فياذن لي یعنے اذن طلب
کرونگا مین اپنے رب سے سو اذن دیگا وہ مجکو فقط دیکھو کہ یہہ صاف رد ہے مولوی اسمٰعیل پر انکے طریق مین
شفاعت عظمی کی کچھ معنی نہین ہوسکتی حقیقت شفاعت کی جو انھون نے بیان کی ہی شفاعت عظمی اُس سے

باطل ہوتی ہی دوسری بات یہہ کہ حدیث مین اللہ تعالی کا اذن دینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اذن طلب کرنے کے بعد ہی یہہ بھی اُنکے مذہب پر نہین ہو سکتا اور تمام حدیث شفاعت عظمی سی سارے
مقدمے مولوی اسمٰعیل کے بنائے ہوئے باطل ہو جاتے ہین شاید یہی بات سمجھکر سارے حدیث کی نقل نہ کی
اور نام کتاب کا بھی نہ لکھا تیسری یہہ کہ استاذن کی معنی اکثر شراح نے یہہ لکھے ہین کہ مقام قرب مین داخل
ہونیکا اذن چاہونگا پس اذن دیا جاویگا. صحیح روایتون مین موجود فاستاذن علی ربی فی دارہ
پھر نقل کی عبارت مرشد الطلاب کی واعلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشفع لجمیع عباد اللہ
بل یشفع لمن اذن اللہ فی شفاعتہ اوسکا مطلب یہی ہی کہ وہ شفاعت جو بعد شفاعت عظمی کے ہوگی
اللہ کے سب بندونکے واسطے نھوگی یعنے کافرونکے واسطے نہوگی مسلمانونکے واسطے ہوگی کہ وہ ماذون مین
اس عبارت کا لانا محض بے فائدہ کافرونکے واسطے کوئی کہتا نتھا اور اذن بھی صیغہ ماضی ہی پھر ذکر کی حدیث
غلول کی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا الفین احدکم یجئ یوم القیمۃ
وعلی رقبتہ صامت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لہ لا املک لک من اللہ شیئا
قد ابلغتک حال اوسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث عمدہ دلائل معتزلہ سے ہی انکار شفاعت پر تفسیر کبیر مین اس
حدیث کو بھی دلائل معتزلہ مین نقل کیا ہی اور سب کا جواب دیا سیوطی نے تحقیق الشفاعۃ مین معتزلہ
کی یہہ دلیل نقل کر کر بیہقی سے جواب نقل کیا کہ نفی ملک سے نفی شفاعت لازم نہین ہوتی مراد اس سے نفی دفع
عذاب کی ہی اپنی قوت سے اور شفاعت مین بحاجت شافع کی ہی مالک کے آگے اور اگر ملک سے شفاعت مراد ہو
تو وہ عموما ثابت ہی لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا وغیرہ آیات اور
احادیث مذکورہ صدر سے اس حدیث مین خاص اس شخص کو زجر و تادیب ہے شفاعت مین تاخیر کرنیکو کیونکہ
ہر مسلمانکے واسطے شفاعت ہونا ثابت ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی ولسوف یعطیک ربک فترضی حدیث
قدسی مین آیا ہی انا سنرضیک فی امتک ولا نسوئک علی ابن ابیطالب اور عوف بن مالک اور
معاذ بن جبل اور ابو موسی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہم سی مروی ہی ہونا شفاعت کا عام ہر مسلم کو
پھر تنبیہ الغافلین مین نقل کیا مواہب لدنیہ سے اس عبارت کو اما ما یغتر بہ الجہال من انہ لا یرضی
ان یدخل احد من امتہ النار فہو من غرور الشیطان لہم ولعبہ بہم فانہ صلی اللہ
علیہ وسلم یرضی بما یرضی بہ ربہ تبارک وتعالی وہو سبحانہ یدخل النار من
یستحقہا من الکفار والعصاۃ ثم یحد رسول اللہ صلعم حدا یشفع فیہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اعرف بہ وبحقہ من ان یقول لا ارضی ان یدخل احد

من امتی النار او یدعہ فیھابل ربہ تبارک وتعالی باذن لہ فی الشفاعۃ فیشفع فیمن شاء
ان یشفع فیہ ولا یشفع فی غیر من اذن لہ ورضیہ اس نقل سے خوب معلوم ہو گیا کہ مدار مذہب
اسمعیلیہ کا صرف غلطی و مغالطہ پر ہی جس کتاب مین کوئی لفظ مشتبہ مجمل کہ اوسپر معاصرین و لاحقین نے کلام
کیا ہو اور جو ظاہر مین شبہ ہو کہ مراد اسکی یہہ ہے اسی کتاب سے دوسری جگہہ وہ شبہہ بسبب تفصیل و تصریح کے
اوسکے برخلاف پر مرتفع ہو اسمعیلیہ کو اسی لفظ کا پابند کرنا اور اپنی خواہش سے لانا مطلب پر سند لانا اور
اور ہر طرف سے آنکھہ بند کر لینا فرض عین ہی اول تو دیکھو کہ مواہب کی اس عبارت پر لوگون نے کیا کیا کہا خفاجی
نے شفا کی شرح مین مواہب کا یہی مقولہ نقل کر کے کہا کہ [illegible] اسطرح کہنا جرأت و بے ادبی ہی اور حدیث کی
توجیہ کرنا چاہئے کہ روایتین اسکی ثابت ہین اگرچہ ضعیف ہین اور بعید نہین ہی کہ گنہگارونکا عذاب دینا اللہ تعالی
کی مرضی نہین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس سے راضی نہین ہین کہ انکی رضا موافق رضا رب کے
ہی اور جب وہ راضی نہونگے گنہگارونکے دوزخ مین داخل ہونیسے بسبب راضی ہونے کے رب کے اس سے
تو اللہ تعالی داخل کریگا انکو جنت مین اگرچہ آخر ہو کیونکہ اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اسکا اور اللہ کے فعل سے
رضا نہین واجب ہا مگر اس حیثیت سے کہ وعدہ اللہ کا ہی پس کچھہ اشکال نہین ہی کیونکہ رضا مجاز ہے ترک
طلب سے یعنی طلب عفو کو چھوڑ دیگا جبتک کہ ایک میری امت سے دوزخ مین ہو اور اس سے عدم رضا حقیقۃ لازم
نہین ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت امور طلب کئے اپنی امت کے واسطے حالانکہ ہمیشہ مقام
رضا مین ہی اور جب اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے راضی کریگا تو ضرور ہوا اونکا داخل کرنا بہشت مین نہ ترک طلب
اسکو سمجھہ کہ مشکل ہی نہین سزاوار ہے کہ جرأت کرے کوئی روایتون کے باطل کرنے پر شبہون کے
اوہام سے شیخ عبد الحق نے مدارج النبوۃ کے تیسرے باب مین کہا عجب ہے صاحب مواہب سے کہ کہا اور شیخ نے
مواہب کی عبارت کا ترجمہ نقل کر کر لکھا چھپا رہے کہ شفاعت کی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کرتے ہین گنہگارونکے طایفون کی بترتیب جیسے زانی اور چور اور شرابی مثلاً باقی رہتے ہین وہ لوگ کہ
جنمین نہین خیر سوائے ذرہ ایمان کے یا اس سے کم پس کہتا ہی پروردگار کہ یہہ خاص میرے ہین پس بخشے جاتے ہین اور
نکالے جاتے ہین دوزخ سے آنحضرت کی شفاعت سی اور معلوم ہی کہ شفاعت بے اذن و رضا اللہ کی نہین
ہوتی لیکن اللہ تعالی اذن کرتا ہے اور رضا دیتا ہی شفاعت کا بمقتضای اسکے کہ وعدہ کیا ہی آنحضرت کی
راضی کریگا اور صاحب مواہب جسپر کہ طعن کرتا ہی مراد اسکی یہہ ہے کہ دخول موحد پر راضی نہونگے اور
یہہ بات تو ٹھہری ہوئی ہی کہ عاصی ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے اور روایت مین جو دو لفظ آئے ہین ایک یہہ کہ
آنحضرت راضی نہین ہونگے کسی امتی کے دوزخ مین آنے سے دوسری یہہ کہ دوزخ مین رہنے سی دو [illegible]

یہی مطلب ہے تمام ہوا خلاصہ مدارج النبوۃ کا ابوہاشم مکی نے عقد الجوہر فی احوال المحشر مین لکھا ہی لیکن وہ جو
مواہب مین ہی اُسکا قول واما ما یعتریہ الجہال الخ سو اُسپر کلام کیا ہی علمائے قدیماً و حدیثاً یہانتک کہ
مولانا رحمت اللہ سندی نے شفا کے حاشیہ مین کہا کہ وہ جو کچھ کہا لکھا یا صاحب مواہب نے اور ایک کلام
شنیع کہا سو وہ جیسا کہ ظاہر مین سمجھا جاتا ہی باطل ہی اور مخالف اُسکی تصریح کے بحث شفاعت مین
اُسی کتاب سے ابوہاشم نے کہا مین کہتا ہون کہ سزاوار ہی اُسکے کلام کے تاویل کرنا اور بعید نہین کہ مراد
اُسکی یہی ہو کہ جہان وہ ہو کہ کھاتے مین کسی کے مطلق داخل نہونے سے اگرچہ ایک ساعت کو ہو اور اسمین حدیث
کا رد نہین ہی کہ مراد اُسمین عدم دخول موبد ہے کہا صاحب مواہب واقف نہوگا حدیث کے طریقون پر
حالانکہ ضعیف اُسکا جاتا رہا تعدد طرق سے اور ثقات کے قبول و روایت سے انتہی علامہ علی شبراملسی نے
مواہب لدنیہ کی شرح مین اس قول پر کلام کیا خلاصہ اُسکا یہہ ہے کہ تفسیر نسفی وغیرہ مین ہی کہ جب آیہ کریمہ ولسوف
یعطیک ربک فترضی نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین راضی نہونگا جبتک
ایک میری امت سے دوزخ مین ہو اور یہہ فرمایا کہ حسبے حق سے معلوم ہوا لیس معنی قول مصنف کے یہہ ہین کہ
جہان وہو کا کھاتے ہین حدیث کے ظاہر پر حمل کرتے ہین جیسا کہ کہتے ہین حالانکہ حدیث کے وہ معنی
نہین ہین کیونکہ حدیث موضوع نہین ہی غایت یہہ کہ ضعیف ہو اور حدیث کو عزو مین حسب الروایہ نہین کہا
جاتا بلکہ عزو فہم غیر یعنے مراد مین ہی تمہ شرح شہاب رد نقل کیا مواہب پر اور امام الحرمین کا کلام
نقل کیا کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ وجوب رضا ہمارے نزدیک ثابت نہین ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے قضا سے پناہ مانگی ہی تلمسانی نے کہا کہ مراد صاحب مواہب کی جہال سے مقاتل ابن سلیمان اور
بعض مرجیہ ہین انکا یہی مذہب ہے کہ مومن گنہگار ہرگز دوزخ مین نجاویگا دیکھو اس عبارت مین صاحب مواہب
کے یہہ کچھ کلام ہی پھر دیکھو اُسی مواہب کے مقصد عاشر مین جو لکھا ہی خلاصہ اُسکا یہہ ہے عسی ان یبعثک
ربک مقاماً محموداً مفسرین کا اتفاق ہی کہ عسی کا کلام اللہ تعالی سے واجب ہے واحدی نے کہا کہ مفسرین
نے اجماع کیا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہی اور صحیح بخاری وغیرہ مین رسول اللہ سے یہی تفسیر مروی
ہی ابن جوزی نے کہا کہ اکثر اسی پر ہین امام رازی نے اسپر اتفاق کا دعوی کیا اُسکے سوا جو تفسیر ہی وہ
صحیح نہین ہی بعض معتزلہ اور خارجی منکر ہین شفاعت سے گنہگار کے دوزخ نکالنے مین اور دلیل لاتے ہین
اہل سنت نے جواب دیا کہ یہہ آیتین کافرونکے حق مین ہین قاضی عیاض نے کہا اہل سنت کا مذہب ہی
جایز ہونا شفاعت کا عقلاً اور واجب ہونا سمعاً اللہ تعالی نے فرمایا یومئذ لا تنفع الشفاعۃ عندہ
الا لمن اذن لہ الرحمن و رضی لہ قولاً و لا یشفعون الا لمن ارتضی عسی ان یبعثک الخ

مقاماً محموداً اور مجموعہ حدیثون کا حد تواتر کو پہنچا ہی ام حبیبہؓ کی حدیث مین ہی کہ مینے سوال کیا اللہ سے کہ
مجھکو شفاعت دے قیامت کے دن پس اللہ تعالی نے کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے عرض کیا
یا رسول اللہ شفاعت مین آپ پر کیا آیا ہی فرمایا کہ جو گواہی دے لا الہ الا اللہ اخلاص سے زبان اسکی
تصدیق کرے اسکے دل کی اُن سب کے واسطے میری شفاعت ہی آمد خود صاحب مواہب بیان کرتا ہی
کہ انس کی حدیث مین ہی ثم اشفع فیحد لی حدا طیبی نے کہا کہ شفاعت کے طورون کو حد کر دیگا
کہ مین اس سے تجاوز نکرونگا جیسے فرماویگا تارکین جماعت کے حق مین تیری شفاعت قبول کی پھر تارکین
نماز کے پھر شراب پینے والونکی پھر زانیون کی اسی اسلوب پر اور سیاق اخبار سے سمجھا جاتا ہی کہ نکلنے کیونکے
مراتب کی تفصیل نیک عملون سے مراد ہی ثابت کی روایت مین ہے کہونگا یارب امتی امتی فرماوے گا
نکال اُسکو کہ جسکے جو برابر ایمان ہی سلمان کی حدیث مین کہ شفاعت فرماوینگے کل اُسکی کہ جسکے دلمین ایک گیہون کے دانہ
کے برابر ایمان ہی پھر انکی کہ جنکے جو بھر ہے پھر انکی کہ جنکے رائی بھر ہی ابو سعید کی حدیث مین اللہ تعالی فرماویگا
پھر دیکھو جسکے دلمین دینار برابر خیر پاو نکالو اور قاضی عیاض نے کہا شفاعتین پانچ ہے ایک
ہول موقف سے آرام دینے کی دوسری ایک قوم کو بہشت مین داخل کرنے کی بحساب تیسری جنکا حساب
ہوا اور عذاب کے مستحق ٹھہرے بسبب شفاعت کے عذاب نہ دیے جاوین چوتھی جو گنہگار دوزخ مین جاوین
شفاعت کے سبب سے نکلین پانچوین درجہ بلند ہونے کی قاضی عیاض نے چھٹی شفاعت ذکر کی یعنے
تخفیف عذاب کے واسطے ابو طالب کے انتہی دیکھو کہ صاحب مواہب نے کیسی تحقیق شفاعت کی صاف
صاف موافق مذہب اہل سنت لکھدی اور کلام مشتبہ سے جو شبہ ہوتا تھا جاتا رہا اور اسمٰعیلیہ کی بددیانتی
دیکھو کہ ایسی تصریح و تشریح سے آنکھہ بند کر کر کلام مشتبہ متکلم فیہ پر قناعت کرنا لطف یہہ کہ اس کلام مین
کو اشتباہ و بحث ہی مگر تقویۃ الایمان کے بیان کے موافق نہین ہی کہ جو قباحتین تقویۃ الایمان کی عبارت مین
ہمنے اوپر بیان کین وہ ۔ اسکے اُس عبارت مین نہین ہین ہان اس جہت سے کہ بحسب ظاہر جیسا اسمٰعیلیہ
نے سمجھا خلاف ہی حدیثون کے اور مخالف جماعت کے اسمٰعیلیہ کو اسکا پسند کرنا ضرور ہوا کہ رکن اونکے
دین کا یہی ہی گو انکے دعوے کے بھی خلاف ہو اسیطرح اسمٰعیلیہ تفسیر عزیزی سے آخر سورۃ انفطار کی عبارت
گو کہ اسمین ہی حکم خواہد شد کہ شفاعت فلانی بکنید اپنے خرافات کی تائید مین لایا کرتے ہین اور یہہ نہین سمجھتے کہ
اُس کتاب مین پہلے بتفصیل و تحقیق لکھہ چکے ہین کہ اہل سنت کے مذہب مین سوائے کافر کے سب گنہگارون کے
حقمین حکم شفاعت کا ہوگا اور اذن و حکم کے معنی بھی اوپر بیان کر چکے ہین پھر اس کلام مجمل کا سند لانا محض بعناد
ہی پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا ان احادیث و آیات و اقوال سے علماء دیندار کی معلوم ہوا کہ مختار کامل اور متصرف

علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کارخانہ مین کوئی نہین کہ جو چاہے کرے نہ دنیا مین نہ آخرت مین فقط ای عزیز
نہ اسکا کسینے دعوے کیا نہ شفاعت کو یہہ لازم بلکہ شفاعت کی معنے سمجھی یہہ سب ظاہر ہی جو اصل نزاع ہی یعنی اہل سنت
کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے اپنے ایسے ایک خاص بندے کہ جو اسکی پیروی کرے وہ اللہ کا محبوب ہوجاوے
اور حضرت عیسی علیہ السلام ایسے وجیہہ اور مقرب اسکی امت مین بکمال تمنا داخل ہون و نمود فرمایا کہ آخرت مین
شفاعت قبول ہوگی اور اس مخبر صادق نے فرمایا کہ سوائے کافر کے سب گنہگارونکے واسطے شفاعت ہوگی اگر
اگرچہ گناہ کبیرہ کیا ہو اور بے توبہ مواہو بسبب شفاعت کے بعضے بیحساب بہشت مین جاوینگے بعضے بعد
حساب اور ثبوت استحقاق عذاب کے بسبب شفاعت کے دوزخ مین نجاوینگے بعضے جاکر بسبب شفاعت
کے نکلینگے بعضونکے درجے بلند ہونگے بعضے کافرونکے عذاب مین بسبب شفاعت کے تخفیف ہوگی سو اللہ
کے وعدے کے بموجب اور فرمانے مخبر صادق کے شفاعت قیامت مین ہونے والی ہی یقیناً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور انبیا ملائکہ و اولیا وغیرہم کے اور عقاید مین اہل سنت کے داخل ہی الشفاعة حق
تم ای اسمعیلیہ ان سب مراتب کے منکر ہو تمہارے نزدیک کوئی محبوب وجیہہ نہ وعدہ نہ یقین شفاعت نہ
تخصیص شفیع کی ایک احتمال ہی کہ اللہ تعالی دہوکہ بازی کے طور پر کسیکو شفیع بنا دے اب سوچو تو کہ آیات و
احادیث و اقوال علمای دیندار مین کوئی بات بھی مخالف اہل سنت اور موافق تمہارے عقیدہ فاسدہ کے
ہی فساد اور مخالفت تقویۃ الایمان کی مذہب اہل سنت سے وجہین جو بتفصیل اوپر مذکور ہین انمین سے کونسی
بات آیات و احادیث و اقوال علمای دیندار سے معلوم ہوئی اگر تم سنے ہو تو اسمعیلیہ سے باز آؤ اور توبہ کرو
اور موافق اہل سنت کے عقیدہ شفاعت کا اور سب عقیدے درست کرو اور ظاہر کرو کہ تقویۃ الایمان مین جو
لکھا ہی خلاف مذہب اہل سنت وجماعت کے اور مخالف قرآن و حدیث و اجماع امت کے ہی اور زیغ اور بغض
انبیا و اولیا کا اپنے دلون سے نکالو دیکھو کہ تنبیہ الغافلین مین لکھا ہی والاعتاب ہونا بدر قیدیونکے مقدمے
مین اور ام مکتوم نابینا کے مقدمے مین جسکا حال قرآن شریف مین صاف لکھا ہی کیون ہونا فقط
دیکھو اگر اسکے دلمین زیغ اور بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ہی تو کیا سبب کہ جو اصل باب
مین آیات محکمات ہین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ولسوف یعطیک ربک فترضی
ما یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا انکا کہین کچھہ مذکور بھی نہ کیا
اور اس بحث مین لایا قصہ بدر و نابینا کا کہ کچھہ علاقہ نہین رکھتے اور بھی یہہ متشابہات سے ہین مواہب لدنیہ
مین لکھا ہی النوع العاشر فی ازالة الشبهات من آيات وردت فی حقه عليه السلام
متشابہات اور اسمین یہہ آیتین اور سب اسطرح کی آیتین مذکور ہین تنبیہ الغافلین مین لمبی چوڑی بیہودہ

تقریر مین لکھا ہے یہی تحریر و تقریر حضرت مولانا محمد اسمعیل محدث دہلوی کی تقویۃ الایمان مین اور اہل
کا یہی عقیدہ ہے فقط اس شخص کو بانوے مذہب اہلسنت سے خبر نہ تقویۃ الایمان دیکھی صرف بیچارہ نے ان سے نے
بیوقوفی سے اپنے گمان پر لکھدیا کہ اپنا معتقد ہی مذہب اہلسنت کا بھی مینے لکھدیا اور عبارت تقویۃ الایمان
کی بعینہ نقل کردی ہے دیکھلو کیا حال ہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے مخالفین ناداں کہتے ہین کہ تقویۃ الایمان
مین نبیون کی شان کی گھٹائی اور ہلکی بات ہے وے اندھے نہین سمجھتے کہ اسکی عظمت اور قوت اور کبریائی
اور بزرگی اور مختاری کے روبرو یہ لکھا ہے فقط ہین تو یہ بات تو سچ ہے کہ اس شاہنشاہ جلیل عظیم الشان کے
روبرو کسیکی بڑائی نہین ہے فقط ... سب ناموافقون کو نبیون کی گھٹائی لکھنے کا اقرار ہے
مگر عذر یہ ہے کہ شاہنشاہ جلیل کے روبرو ... کی بڑائی نہین تو سو یہ عذر بہت پوچ ہے بڑائی تو وہی ہے کہ شاہنشاہ
جلیل کے ... اور ... کی بڑی ... اپنے روبرو دی وبشر الذین آمنوا ان لہم قدم
صدق عند ربہم رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین
فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر وکان عند ربہ مرضیا کان عند اللہ وجیہا
وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب وانہم عندنا لمن المصطفین الاخیار صدہا
جگہ یہ مضمون قرآن وحدیث ... ہے ... اللہ تعالی کی عظمت اور بزرگی کا بیان جیسا کہ اللہ
تعالی نے فرمایا ... نہین ... تو عقل ہو تو سمجھو کہ خود اللہ تعالی
اپنی عظمت و بزرگی کے بیان مین پیغمبرون کی بڑائیان کا جو اسکی دی ہوئی ہین قرآن شریف مین جابجا
مذکور فرمایا ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی
بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع
ایمانہم اسی طرح کی آیتین بہت ہین اور انبیاء کی اللہ تعالی کی بڑائی کے بیان مین ذکر کیا ہے اپنی بڑائیون کو کہ اللہ تعالی
نے انکو دی ہین اللہ تعالی فرماتا ہے وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین
اور حدیث شریف مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس مین اللہ تعالی کی اسطرح ثنا کی
الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعلمین وکافۃ للناس اجمعین بشیرا ونذیرا وانزل
علی الفرقان فیہ تبیان کل شیء وجعل امتی خیر امۃ وسطا وجعل امتی ہم الاولون
وہم الآخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا و
خاتما شفای قاضی عیاض وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا اور جس مقام مین

اس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان جسنے کیا ہی تو اسکو ضرور ہوا ہی کہ سب کی چھٹائی خصوصًا ان
لوگوں کی بے اختیاری عاجزی کا بیان کرے کہ جنکی بڑائی عوام کی نظروں مین چھائی ہوئی ہی فقط یہہ قاعدہ نہ
کہین قرآن سے نقل کیا نہ حدیث سے بلکہ قرآن و حدیث مین نبیون کی تعظیم و تکریم کا مطلق حکم ہی کسی حال کسی
زبان کسی مکان کی قید نہین ہی اور انکی توہین و تحقیر کی وعید بھی عام ہی من شفا قسم رابع باب اول مین و جو کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصغیر سب و شتم مین داخل ہی اور مرتکب اسکا کافر ہی بالاجماع اور جو اسکے کفر مین شک
کرے وہ بھی کافر ہی ایسی کھلی ہوئی بات کو نہ سمجھنا یا سمجھہ بوجھکر انبیا کی استخفاف کو کہ باجماع امت کفر ہی جیسی
حلبی وغیرہ مین لکھا ہی اب اقبال و تسلیم کرنا اور اسکو ضروری ٹھہرانا کیا عقل و دین ہے کوئی انسے پوچھے کہ ضروری
کی کیا معنے اور یہان کیا محل جسنے نبیون کی چھٹائی مولوی اسمٰعیل کی طرح نہ لکھی وہ سب عظمت الٰہی کے
بیان مین قاصر اور امر ضروری کے تارک رہے پھر تنبیہ الغافلین مین لکھا چنانچہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے
ہین گلستان مین اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر درکشد ایضًا ع گر بمحشر خطاب قہر کند ۔ انبیا را چہ جای
معذرت است ۔ اور بوستان مین ہی ع در آن روز کز فعل پرسند و قول ۔ اولو العزم را تن بلرزد ز
ہول ۔ یہان کئی باتین قابل سمجھنے کے ہین ایک تو یہہ کہ اتنی بڑی بحث مین قرآن و حدیث و اجماع کو چھوڑ کر
شیخ سعدی کے اشعار کا یاد کرنا سوائے جنون کے کیا خیال کیا جائے دوسری بات یہہ کہ وہ گستاخیان اور
بے ادبیان کہ مولوی اسمٰعیل سے حضرات انبیا علیہم السلام کے حضور مین صادر ہوئی کہ جنکے باعث مولوی
فضل حق صاحب وغیرہ نے تحقیق الفتوی مین مولوی اسمٰعیل کی اسکے روبرو تکفیر لکھی اور انسے کچھہ جواب
بن نہ آیا شیخ سعدی کے کلام مین کہان ہی آپ صاحب تمہارے لکھنے سے ظاہر ہی کہ تم نے مخالفین کی تحریر دیکھی
اس صورت مین اگر تمہارے نزدیک مخالفین کی دلیلین ناحق و باطل نہین تو انکا جواب لکھنے کہ مخالفین کو خدا
کا احتمال اللہ تعالی کی قدرت سے تمہاری گالی گلوچ سے کیا حاصل ہوا اور اگر دلیلین حق و لاجواب تہین تو اتنا کہدیتے
مین کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نبی معصوم یا فرشتہ نہ تھے خطا ہو گئی [illegible] سلب ایمان ہوا جاتا تھا خیر یہہ بھی نہی
سکوت کرتے جیسے مولوی اسمٰعیل نے کیا تھا اور کچھہ مخالفین کی تحریر و تقریر کا ذکر زبان پر نہ لاتے ہمین کیا بگاڑ
تھا اگر یہہ بھی نہو سکا تھا اور بے کلام کئے نہ رہا گیا تھا اور ہٹ دہرمی کا غلبہ تھا تو یہی کہے ہوتے کہ
انھون نے نبیون کی چھٹائی نہین لکھی تھی اور جو انھون نے لکھا وہ چھٹائی نہین ہی پر یہہ بھی [illegible] ہم اس سے
تو بہتر تھا کہ اقبال کر لیا اور توجیہ بدتر از گناہ یہہ دوسری [illegible] حقیقت مین توجیہات یہی ہم
کہ مولوی اسمٰعیل کو نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا لحاظ اپنی [illegible] جیسے نہ عزم مین بیتاب کرنے والے
کا حال تھا جہان انبیا نا بہ پر لگ گئے جو چاہا لکھدیا یا جہان خدا کی طرف متوجہ ہو گئے جو جی مین آیا بک دیا

خدا سے کب ڈرتے ہو کیونکہ ہم صاف لکھدیا کہ کسطرح انکی سزا دیگا اور بے سبب درگذر نہین کرتا تیسری بات تحریف
واقعہ اس فرقہ کا شعار ہے مایۃ المسایل اور اربعین مین مشکوۃ کے شروح وغیرہ کی نقل مین تنبیہ الغافلین مین مثل مشہور
کے شملہ بمقدار علم گلستان کی نقل مین اجر حاصل کرلیا اصل گلستان مین یون ہی اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی
سر در کشند و اگر غمزۂ لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند قطعہ گر بمحشر خطاب قہر کند ۔ انبیا را چہ جای عذر
ست ۔ پردہ از روی لطف گو بردار ۔ کاشقیا را امید مغفرت ست ۔ کلکتے کی چھپی کتاب مین صرف گلستان
بوستان تک بلبل اڑا تھا شاہجہان آباد مین جو تنبیہ الغافلین چھپی اسمین اور بھی بلند پروازی ہوئی کہ حوالہ
شیخ عطار کے پندنامہ کا کرکر یہہ شعر لکھدیا ہے دل اندر صمد باید ای دوست بست ۔ کہ عاجز ترست از صنم
ہر کہ ہست ۔ یہہ وہی مثل ہے ہے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا ۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ۔
پندنامہ کی یہہ بحر ہی نہین ہی اکثر لڑکونکو بھی اسکے شعر یاد ہوتے ہین مطلع اسکا یہہ ہے ہے حمد بیحد مر خدای پاک را ۔ کہ
انکہ ایمان داد مشت خاک را ۔ دیکھو گلستان اور پندنامہ ایسی مشہور کتابون جب ان حضرات کی نقل کا یہہ حال
ہے پھر غیر مشہور کتابونکی نقل اور عبارات عربی کے ترجمہ مین انکا کیونکر اعتبار کیا جاوے اے مسلمانون ان
صاحبون کی کتابونکے دیکھنے سے ہاتھ اٹھاو عجب طرح کے فساد انمین بھرے ہین ابھی ایک نسخہ دیکھا
تقویۃ الایمان کا شاہجہان آباد کا چھپا ہوا سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین حافظ محمد بیر خان کے اہتمام مین اور اسکو خوب
محشی کیا ہے اور حاشیونپر مخالفون کی باتونکے جواب کا ارادہ کیا ہے اور اول مین بھی توجیہ دفع ملامت کی تقویۃ الایمان
سے کی ہے اسمین بعض جگہہ بعض الفاظ کہ جنپر مواخذہ کیا گیا تھا بدل دیے شفاعت کی تقریر مین بھی جہان
اصل تقویۃ الایمان مین ہے نہین کرسکتا وہان لکھدیا نہین کرتا یہہ حرکتین بھی بیجا ہین اور خالی تلبیس سے نہین
اگر یہہ لفظ تمھارے نزدیک بھی برا تھا اور برائی اسکی معلوم ہوگئی تھی تو حاشیہ پر یہہ بات صاف لکھدینے
ایمانداری کا مقتضا یہی تھا اصل کتاب مین بدل دینا کیا معنے اور اس سے کیا حاصل صاحب تقویۃ الایمان
سے ملامت تمھاری یہہ حرکت دفع نہین کرتی بلکہ دلالت التزامی سے سمجھنے والے پاجاتے ہین کہ تم بھی اسکو ایسا
جانتے ہو جیسے ہم ہم زبان سے بھی وہی کہتے ہین کہ جو دلمین سمجھتے ہین تم ایسا نہین کرتے جن باتون پر
ہمنے گرفت کی تمھارے نزدیک بھی برے ہین جبھی تو الٹ پلٹ اول بدل کرتے ہو مگر تعصب اور سخن
پروری سے تعریف کیے جاتے ہو اور ان الفاظ کی گرفت کرنے والون کو برا بھلا کہے جاتے ہو اور
واقع مین ویسے انکے موافق ہو اور اس چالاکی و بیباکی سے اگر تمھارا یہہ مطلب ہے کہ لوگ جانین کہ
مولوی اسمٰعیل نے یون ہی لکھا ہے سو وہ ہرگز حاصل نہین ہوتا صرف تمھاری تفضیح ہوگی کیونکہ
ایک تو تمسے پہلے کے نسخے چھپے ہوئے کلکتہ اور لکھنؤ اور دہلی کے بکثرت منتشر ہین دوسری یہہ کہ